سوال

(27) "نسخ السنة بالقرآن" کا مفہوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے جوکچھ منتقد میں لکھا ہے کہ "السنۃ لا تنسخ بالقرآن" اس معنی کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبارت "تنسخ" ہونی چاہیے۔ شائد کاتب کے قلم سے سہو ہوگیا ہو کہ "لا تنسخ" لکھ دیا۔ اگرچہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول "لا تنسخ" بھی ہے، چنانچہ قاضی ابوالطیب، طبری، شیخ ابو اسحاق شیرازی، سلیم رازی اور امام الحرمین نے بیان کیا ہے۔ لیکن جمہور کا قول ہے کہ سنت قرآن سے منسوخ ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کا ایک قول یہ بھی ہے، چنانچہ مذکورہ جماعت نے ان سے نقل کیا ہے۔ اور سلیم نے کہا کہ اکثر فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے، اور سمعانی نے کہا یہی حق کے قریب ہے اور صیرفی نے اس کا جزم کیا اور منع ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

قرآن سے سنت کا منسوخ ہونا:

بلکہ شرع میں متعدد مقامات پر قرآن سے سنت کا منسوخ ہونا وارد ہوا ہے، انہیں مقامات میں سے قول باری تعالیٰ ہے:

قَد نَرىٰ تَقَلُّبَ وَجهِكَ فِى السَّماءِ ... ١٤٤ ... سورة البقرة

ہم آپ کا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے جو صلح کی تھی کہ ان کی عورتیں انہیں واپس کردیں گے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے منسوخ ہوگیا: فَلا تَرجِعوهُنَّ إِلَى الكُفّارِ ۔۔۔ (سورۃ الممتحنۃ: 10) ان (عورتوں کو) کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔

اور شراب کی حلت اس آیت: إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ ۔۔۔ الخ ۔۔۔ (سورۃ المائدہ: 90) ۔۔۔ الخ، سے منسوخ ہوئی۔

اورمباشرت کی حرمت اس آیت : فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ ۔ ۔ ۔ (سورة البقرة : 187) یعنی پھر ان سے منسوخ ہوگئی۔

اورعاشوراء کا روزہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد : فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ ۔ ۔ ۔ یعنی جو تم میں یہ مہینہ پائے تو اس کے روزے رکھے ۔ ۔ ۔ سے منسوخ ہوا۔

اوراس کی بہت سی امثال ہیں ، انتہی ([1])

---

[1] اوریہ اصول کا مسئلہ ہے اس کی تفصیل اصول فقہ کی کتب سے دیکھنی چاہیے۔ تفصیل ۔ ارشاد الفحول لامام الشوکانی۔ سنت کی بحث کا مطالعہ کریں۔ (جاوید)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ:333

محدث فتویٰ